

سیدہ سلام اللہ علیہا سب جہانوں کی سردار ہیں

<"xml encoding="UTF-8?">

سیدہ سلام اللہ علیہا سب جہانوں کی سردار ہیں

فاطمہ سلام اللہ علیہا سیدۃ نساء العالمین

عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال وهو في مرضه الذي توفي فيه: يا فاطمة! الا ترضين ان تكوني سيدة نساء العالمين وسيدة نساء هذا الامة وسيدة نساء المومنين!

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام جہانوں کی عورتوں، میری اس امت کی تمام عورتوں اور مومنین کی تمام عورتوں کی سردار ہو!"

۵۔حوالات

۱۔حاکم نے 'المستدرک (۳:۱۷۰، رقم: ۲۷۸) میں اسے صحیح قرار دیا ہے جبکہ ذہبی نے اس کی تائید کی ہے

۲۔نسائی، السنن الکبریٰ، ۴:۲۵۱، رقم ۷۰۷۸

۳۔نسائی السنن الکبریٰ ۵:۱۴۶۔رقم ۸۵۱۷

۴۔ابن سعد، الطبقات الکبریٰ ۲:۲۴۷، ۲۴۸

۵۔ابن سعد، الطبقات الکبریٰ ۲۷، ۲۶: ۸

۶۔ابن اثیر، اسدالغابہ فی معرفة الصحابہ، ۲۱۸: ۷

عن عائشة رضي الله عنها قالت: اقبلت فاطمة تمشي كان مشيتها مشي النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم مرحبا بابنتي ثم اجلسها عن يمينه او عن شماله، ثم ادرا اليها فبكت، فقلت لها: لم تبكين؟ ثم اسرا اليها حديثا فضعكت فقلت ما رايت كالיום فرحا اقرب من حزن، فسالتها عما قال، فقالت: ما كنت لافتي سر رسول صلى الله عليه وآله وسلم حتى قبض النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقالت: اسرالي: اب جبريل كان يعارخني القرآن كل سنة مرة، انه عارضني العام مرتين، ولا اراه الا حضرا جلي، انك اول اهل بيتي لحاقا بي فبكيت، فقال: اما ترضين ان تكوني سيدة نساء اهل الجنة او نساء المومنين فضعلت لذلك

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں اور ان کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلنے جیسا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لخت جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں بائیں جانب بٹھالیا۔ پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پس میں نے ان سے پوچھا کہ کیوں رو رہیں ہیں؟

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا میں نے حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا سے

پوچھا: آپ نے کیا فرمایا تھا؟

انہوں نے جواب دیا کہ میں رسول کے راز کو کبھی فاش نہیں کرسکتی۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے ان سے (اس بارے میں) پھر پوچھا تو انہوں نے جواب دیا : آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن پاک کا دورہ کیا کرتے تھے لیکن اس سال دومرتبہ کیا ہے مجھے یقین ہے کہ میرا آخری وقت آپہنچا ہے اور بے شک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آملو گی۔ اس بات نے مجھے رلایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! پس اس بات پر ہنس پڑی

"۶۔حوالاجات

۱۔بخاری الصحيح، ۱۳۲۷، ۱۳۲۶، ۳: رقم، ۳۴۲۷، ۳۴۲۶

۲۔مسلم ۱ لصحيح، ۴، ۱۹۰۴، رقم ۲۴۵۰

۳۔احمد بن حنبل ، المسند ۲۸۲: ۶

۷عن مسروق :حدثتني عائشة ام المومنين رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يا

فاطمة ! الا ترضين ان تكوني سيدة نساء المومنين اوسيدة نساء هذه الامة!

۷۔ حضرت مسروق روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہو!

۷۔حوالاجات

۱۔بخاری الصحيح، ۲۳۱۷، ۵: رقم، ۵۹۲۸

۲۔مسلم الصحيح، ۴، ۱۹۰۵، رقم ۲۴۵۰

۳۔نسائی، فضائل الصحابة ۷۷: رقم، ۲۲۵۰

۴۔احمد بن حنبل فضائل الصحابة، ۷۷: رقم، ۱۳۳۲

۵۔طیالسی ، المسند: ۱۹۲، رقم ۱۲۷۳

۶۔ابن سعد، الطبقات الكبرى، ۲: ۲۴۷

۷۔دولابی، الذرية الطاهرة: ۱۰۲، ۱۰۱، رقم ۱۸۸

۸۔ابونعیم ، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ۴۰، ۳۹: ۲۔

۹۔ذہبی سیر اعلام النبلاء ۱۳۰: ۲

۸عن ابی هريرة رضى الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال :ان ملكا من السماء لم يكن

زارني ،فاستاذن الله في زيارتي ،فبشرني واخبرني ان فاطمة سيدة نساء امتي

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی پس اس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی

اوراس نے مجھے خوشخبری سنائی (یا) مجھے خبر دی کہ فاطمہ میری امت کی سب عورتوں کی سردار ہیں "

۸۔ حوالاجات

- ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، رقم: ۱۰۰۶
- ۲۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۱: ۲۳۲، رقم: ۷۶۸
- ۳۔ ہشیمی نے مجمع الزوائد (۹: ۲۰۱) میں کہا کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اوراس کے رجال صحیح ہیں سوائے محمد مروان ذہلی کے اسے ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے
- ۴۔ ذہبی سیر اعلام النبلا ۲: ۱۲۷
- ۵۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۶: ۳۹۱